جلد ۴ | بمبئی۔ دوشنبہ ۲ رجب المرجب ۱۳۱۷ ہجری مطابق ۶ نومبر ۱۸۹۹ عیسوی | نمبر ۴۵

مقدمۃ الجیش

خچر تھے کہ گدھے

لیڈی سمتھ کی جنگ میں ہمارے دو دو ہزار آدمی گھیرے گئے تو گئے مگر یہ بڑا بھاری غضب ہوا کہ کئی ہزار خچر بھی اُنکے ہمراہ ہو گئے۔ اور تماشا یہ کہ توپیں بھی گھسیٹ لیگئے۔ بیوقوفوں نے یہ بھی نہ خیال کیا کہ توپوں سمیت جائیں گے تو دشمن دیکھتے ہی بندوقوں کے نشانے بنا دیں گے۔ وہ سمجھیں گے کہ شاید برٹش گورنمنٹ کے خچروں کو بھی جوش آگیا کہ توپیں چھڑوالیں اور حریف کے قلب فوج میں لاکر چھوڑ دیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ وہ خچر گدھے کی نسل سے تھے ورنہ وہ دیدہ و دانستہ دشمنوں کے جنگل میں کبھی نہ پھنستے۔ اور اپنی آزادی میں ہرگز خلل نہ ڈالتے۔

بیشک بیشک دیسی خچر دغاباز

انگلستانی مدبر آجکل اسی خلجان میں پڑے ہوئے ہیں کہ خچر بھاگے تو کیسے سبب تو یہ بتایا جاتا ہے کہ توپوں کی آوازوں کے متحمل نہو سکے اسلئے چراغ پا ہو کے لگے دولتیاں چلانے اور آخر کو رسے تڑاتے چلتے پھرتے نظر آگئے۔ مگر یہ سبب قابل تسلیم نہیں کیونکہ وہ توپوں کی آوازیں تو ہمیشہ ہی سنتے رہتے تھے۔ یہ کچھ نئی آواز تو انکے کان میں نہیں پڑی تھی کہ بدک کر چمپت ہو گئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ انکی شرارت سے بھاگے ہیں۔ اب یہ دیکھنا چاہیے کہ وہاں کون شرارت کرتا۔ یہی ہمیں دیسی اور کون۔ چنانچہ لندن کے بعض اخبارات لکھتے ہیں کہ نیٹو ڈرائیوروں کی بدمعاشی سے وہ بھاگ گئے انہوں نے جانبوجھکر ایسے خچر کھول دیا ہوگا جیسی درست گنجت میں کہ کہیں سو کر نیچے انگریز تو انہوں نے بھگا دیا اور اب ہر ایسا ہی چرا دیکر تنگ میں جا پھنسے وہ انکی شرارت تھی ہم نہ جانیں گورا دسلی بھاگ گئے کہ دو کام

انکو بھی پچھوڑا

لیجئے حضرت ہماری فوجیں ایک ہی تو جرنیل تھا کھلاڑی بچ وہ بھی بیچارا مارا گیا۔ نامعقول دشمنوں کی کس بیہودہ حرکت کرو رہیں۔ انہوں نے تو یہی غضب ڈھا رکھا ہے کہ جب مقابلہ میں آتے ہیں تو چن چن کے افسروں کو ہی تاکتے ہیں جیسے پر ذرا چمچماہٹ دیکھی اور سیکا اور غفیل کر دیا۔ یا تو دو میں جت گویا چوپٹ کرکے انکے باندھ لیگئے۔ خیر جی اور افسر تو ایسے افسر تھے کہ جیسا انہیں حکم ملا ویسے ہی انہوں نے جنگ کا نقشہ بنا دیا۔ ستم تو یہ ہوا ہمارا بھاری ہر حکم دینے والا ابھی اون کی شست پر چڑھ گیا۔ یعنی ۲ نومبر کو جنرل وائٹ بہادر کے گولی لگ ہی گئی اون روسیاہوں کی سراسر ناانصافی ہے کہ انکو بھی خدا کرے ہمارے جنرل بہادر جلد اچھے ہو کر اون سرکوبی کر ڈالیں۔

جنگ کا خرچہ انگلستان کے سر

فرانسوال سے اول تو جنگ چھڑنی ہی میں سبکو کلام تھا اور چھڑی تو کچھ ایسی بے ڈھب چھڑی ہے کہ خدا کی پناہ۔ جبسے یہ جنگ چھڑی ہے ہماری بہادر فوجکا نقصان پر نقصان ہوتا ہے۔ پھر غضب تو یہ کہ یہ نقصان باعث رنج شماتت ہمسایہ۔ جان مال کے نقصان ہوتے ہوتے بد خواہونکو ٹھٹھہ اور تماشا کا موقعہ اچھی طرح سے ملتا جاتا ہے۔ خیر اب نہیں تو اب بھی فتح فوج کہاں تک ستائیگی اس جنگ سے اکثرون کا خیال تھا کہ یہان کا خرچہ بھی ہندوستان ہی کے ماتھے جائیگا کیونکہ بیچارہ ہندوستان ہمیشہ حرافی قسم کے اتاوان جنگ دیتا ہے۔ ہمارے حضور گورنمنٹ نے کچھ جاتی دنیا و کیمکر فیاضی کو کام فرمایا اور خود ہی اس بات کا فیصلہ کر دیا کہ جنگ ٹرانسوال کا خرچہ انگلستان کے ذمہ ڈالا جائے۔ بہت ہی غنیمت ہوا۔ ورنہ ابکے حملے میں تو پھر ہندوستان کا خاتمہ ہی تھا۔

جنگ کی امداد

گذشتہ سال جب سرحد پر دنا دنی کی چھری تو بہت سی دیسی ریاستون نے فوجی معرکے گورنمنٹ عالیہ کے اول نمبر کے خیر خواہون میں چہرہ لکھا لیا۔ ورجہ ریاستیں باقی رہگئیں وہ آئندہ موقعہ کی منتظر ہیں۔ کیونکہ سرحدی جنگ کے بعد خیر خواہ ریاستوں کو بڑے بڑے خطاب بٹنا شروع ہوئے۔ یہ دیکھکر اور لوگون کے منہ میں بھی پانی بھر آیا۔ خدا خدا کر کے یہ موقعہ پھر ہاتھ آیا۔ یہان تو یار لوگ سب کے منتظر بیٹھے ہوئے تھے۔ چنانچہ مہاراجہ کوچ بہار نے گورنمنٹ سے فوجی مدد دینے کی درخواست کی۔ اگرچہ اسکی کوئی ضرورت نہتی مگر منظر رعایا پروری گورنمنٹ نے مہاراجہ صاحب کی درخواست منظور فرمالی اور سر رشتہ نسیں بھرکے ساتھ میں شریک کیئے گئے۔ مہاراجہ صاحب شاید سرحد کی جنگ میں شریک تھے۔ ابھی بقدر حوصلہ شریک ہونے ہیں خیر خدا راستے کی صحیح و سلامت واپس آئیں۔

ہشیاری کی دیوانگی

ہمارے امیر بہادر علیہ الرحمت ابھی جیتے بیٹھے ہیں انکے ایک شگوفہ ایسا چھوڑ دیتے ہیں کہ برٹش مدبرین حیران یا قبل جس ہیجانی ہے یا وہ ہنستے ہنستے اڑاتے ہیں سال میں انگریزی اخبارات نے امیر صاحب کی نسبت لکھا کہ وہ (نصیب دشمنان) دیوانی ہو گئی ہے اور اسکی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے چند مجرمونکو ایسی ایسی سخت سزائیں دی ہیں کہ جس سے انکا پاگل پنا ثابت ہوتا ہے کسیکو تھوڑی تیر سے اندا دیا کسیکی آنکھیں بھوں نیچ چروا ڈالیں۔ اول تو یہ باتیں ہی غلط معلوم ہوتی ہیں اور اگر انہوں نے پولیٹکل مصلحت سے ایسا کیا بھی تو انگریزی اخبارات کیوں جبسی عجیبی پکارنے لگے۔ صرف اس دلیل سے تو انکی دیوانگی ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور اگر کسی اور طرح یہ ثابت بھی ہو جائے تو یون سمجھو کہ اس دیوانگی میں بھی انہوں نے کوئی بڑی ہوشیاری مخفی رکھی ہوگی جو عنقریب انگلستان میں بڑے بڑے ہوشیارونکی ہوش اڑا دیگی۔

اللہ رے جوش

اسکی بھی نہیں۔ ملکی معاملات میں ایسے جوش و خروش کا اظہار یہ بیچپی تو کچھ معلوم سمجھ میں آتا ہے کہ یہ کیا وجہ ہے کہ ہماری فوج باوجود بہادر اور تجربہ کار ہونیکے ابتک نقصان ہی نقصان اٹھا رہی ہے سب معلوم ہوا کہ ٹرانسوال میں حد سے زیادہ جوش پھیلا ہوا ہے یہانتک کہ سلطنت کے قیدیون نے سبات کی درخواست کی کہ اگر گورنمنٹ ٹرانسوال ہمکو جنگ کی اجازت دے تو ہم شوق سے لڑائی کے دھون میں جائیں۔ اگر زندہ رہ گئے تو قید کی مدت پھر گزار دینگے اور لڑائی میں کام آگئے تو خیر قومی شہیدون میں یادگار رہینگے۔

کیسا ہے تو پہا ہی یہ اعلان کر دیا جائے گا کہ جو جنگ سے زندہ واپس آئیگا تو جیل خانہ بھیجا جائیگا۔ پھر دیکھیں بازی لیجاتے ہیں۔

مار لیا۔ مار لیا۔ مار لیا

مات تمہاری کی تھی بہت کنجوں نے سرا تمہارا کہا تھا ابھی فریب بازی اور دھوکہ دہی کے آگے کسی کو سمجھتے ہی نہ تھے کبھی دو سو بھگا کے لیگئے کبھی چار سو کبھی ہزار کبھی دو ہزار۔ غرض نامعقولون نے طوفان بے تمیزی مچا رکھا تھا۔ ہماری بہادر فوج بھی تو آخر انہیں کا نمک کھاتے ہے یہ داؤں گھات جنگ کا تو سمجھ گئی جسنے بھی اپنی جنگ کا رخ بدل لیا۔ ریفنٹین میں جو جنگ ہوئی اوسمیں ہماری بہادر فوجنے سب کسر نکال لی دشمن کے سپاہی مار ڈالے اور ۲۰ کو زخمی ہی کر دیا جو کو زخمی نہیں اس تعداد پر قیصرا قیاس کیجئے کہ وہ لوگ کئی ہزار ہونگے بہادرون کو تو الگ اوڑ لیگئے اور مقتول و مجروح نہ ہو کر فرار اور بوئر فوج اس لڑائی میں انگریز ہی سپاہی مارے گئے تو اسکی بڑی ہی خوشی منائی جا رہی ہے کہ مار لیا مار لیا۔ آر لیا۔ ہار یہ تو سمجھو کہ یہ تعداد گنتی میں ہے ہر گز حقیقت میں زیادہ ہے۔

پولیس انتظام کرے

آخر کچھ تو اسکا تدارک کرنا ہی چاہیئے۔ یہ بات ہی کیا ہے کہ جب دیکھو جب ہماری فوجکی کمپنیان کی کمپنیان کھو جایا کرتی ہیں آئے دن یہی دیکھا جاتا ہے کہ آج دو ہزار غائب آج پندرہ سو نادارد آج پانسو بے پتہ۔ اسکا سبب سب سے بڑا تو یہی ہے کہ ہماری فوج وہان کے رستوں سے زیادہ واقف ہو دشمنوں کی تلاش میں دور دور نکل جاتی ہے۔ لوٹتے وقت رستہ غلط ہوگا ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ بغیر کسی وجہ کے فوج کھو جایا کرے۔ پھر غضب تو یہ کہ یہان تو ایک لڑکے کا کھو جانا ہے تو پولیس میں اطلاع دینے سے مل جاتا ہے۔ وہاں کمپنیان کی کمپنیان کھو جاتی ہیں اور پتہ نہیں لگتا اسلئے اسکا کچھ انتظام جلد کرنا چاہئے۔ کچھ نہیں تو ہندوستان سے کچھ پولیس ہی روانہ کر دیجائے کہ وہ کھوئی ہوئی فوجکا پتہ لگایا کرے ورنہ بڑا غضب ہو جائیگا۔

یک شد دو شد

سچ تو ہے بھلا یہ کونسا موقع دوری کا تھا۔ اور پھر وہ بھی خاص لندن شریف کا۔ شہنشاہ جرمن اگر عرصہ سے انگلستان کی سیر کا خیال رکھتے تھے تو خیر دل میں خیال رکھنے کا کوئی مضائقہ نہ تھا لیکن انہوں نے تو اب اوسکے پورا ہی کرنیکی ٹھہرا دی اور مصمم ارادہ انگلستان کی سیر کا کر لیا اس کا بھی کچھ ہرج نہ تھا لیکن ہر چیز کا ایک محل ہر بات کا ایک موقعہ ہوا کرتا ہے۔ اب ایسے وقت میں کہ گورنمنٹ عالیہ کی پوری توجہ جنگ ٹرانسوال کی طرف مبذول ہو رہی ہے اونکو سیر کرنیکی سوجھی اور نہ کچھ نہیں مگر اونکی مہمانداری اس وقت کیسے ہو سکتی ہے جنگ ٹرانسوال نے سبکو اپنی طرف پوری توجہ دلا رکھی ہے بات کرنیکی فرصت ہی کسکو ہے جو انکی آو بھگت کرتا پھرے۔ لندن شریف کے پولٹکل حلقوں میں بڑی غرغش بھی ہو رہی ہے کہ ایسے وقت میں شہنشاہ جرمن کا لندن آنا علت سے خالی نہیں۔ ہوا کا رخ بلکہ ٹرانسوال کی بھی اونکی بات میں ان ملاقیوں تیار ہیں مگر پھر یہ خیال ہوتا ہے کہ شہنشاہ جرمن کوئی ہوا تو ہیں نہیں کہ لندن میں آکر کسی کو ہڑپ کر جائینگے۔ آنے ہی دو جو کچھ ہوگا سمجھا جائیگا۔

ایک نہ دو اکٹھے دو ہزار

لیڈی سمتھ کے متعلق ایک تار بڑے زور و شور کے ساتھ زن زناتا ہوا آیا تھا کہ سرکار دولتمدار کی فتح ہوتی اور ایسی ہوئی کہ وہ بھی کچھ دن کو یاد کرینگے ہمارے گورہ بہادروں کو شجاعت کا اس قدر جوش بڑھا تھا کہ ہر گورہ تیغ یار جنگ شمشیر بہادر خنجر الدولہ کا کام دے رہا تھا غرض بڑی بھاری فتح ہوئی مگر یہ فتح تو بے شک ہوئی لیکن ایسی ہوئی کہ دمڑی کی بڑھیا ٹکے سیر منڈائی یا سونے سے گھڑاون مہنگی والا حساب ہو گیا ہمارا نقصان اس قدر ہو گیا کہ اگر دشمنوں کا ہو جاتا تو اونکی کمر توڑ تمامی حوصلے کھٹے ہو جاتے حواس بگڑ جاتے وہ تو یوں کہئے کہ ہماری گورنمنٹ ایسی اولوالعزم والاخیال ہے اسقدر نقصان اوسکے بہادروں بھی نہیں ہوا مگر ہم کو تو بڑا ہی افسوس نہایت ہی قلق ہے اور لہا تنگ ہو نقصان کی حد بھی تو نہ رہی ایک نہ دو اکٹھے دو ہزار بہادر سپاہیوں کو وہ کم بخت پکڑ لیگئے اگر وہ ایسی ہی چھین لیجائینگے تو بس چند ہی روز میں یہاں خاتمۃ الطبع ہو جائیگا۔ یہ کیا واہیات بات ہے وہ لڑنے میں بانصیبوں کو ہو سکتے ہیں۔ لڑنا ہو تو مرد میدان ہو کر مقابلہ کریں۔ یہ پکڑا دھکڑی کیسی۔

پولیٹکل چال

ٹرانسوال گورنمنٹ بھی آشتوں گانٹھ کٹ نکلی دیکھئے کس خوبی کے ساتھ ہماری فوج کو گرفتار ہونیکی آرزو بڑھا دیتی ہے سنا جاتا ہے کہ ہماری فوج کے سپاہی جو کہ فوج پکڑ لیجاتی ہے اوسکے ساتھ نہایت عمدہ برتاؤ کیا جاتا ہے زخمیونکی مرہم پٹی نہایت دلسوزی اور مستعدی کے ساتھ ہوتی ہے تندرستوں کے ساتھ کھانے کے متعلق بھی اچھا سلوک ہوتا ہے غرض کہ جس طرح ممکن ہوتا ہے آرام پہونچانیکی تجویزیں کیجاتی ہیں یہی وجہ تو ہے کہ ہماری فوج خود بخود گرفتار ہو جاتی ہے کہ وہاں جلکر آرام کی زندگی بسر ہوگی۔ یہاں تو ہر طرح موت کا سامنا ہے اسلئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہدایت نامہ گورنمنٹ ٹرانسوال کے نام لکھا جائے کہ ہماری جو فوج گرفتار ہے اونکے ساتھ بھی جابرانہ کارروائی عمل میں لائے تاکہ ہماری باقی فوج گرفتار ہونیکی خواہش نہ کرے۔ اور اگر اسکا کچھ انتظام نہ کیا جائیگا اور گورنمنٹ ٹرانسوال ہماری گرفتار شدہ فوج کے ساتھ ایسا ہی رحمانہ برتاؤ کرتی رہیگی تو لڑائی کے جوش کے بدلے ہماری بہادر فوج کے دلوں میں ڈچ فوج کے ہاتھ گرفتار ہونیکا جوش بڑھیگا۔ لڑائی یوں ہی دھری رہیگی۔

سمجھ کا پھیر

لیڈی سمتھ کی نسبت خیال کیا جاتا تھا کہ یہ مقام نہایت محفوظ ہے دشمن اگر ٹڈی دل کی طرح بھی یہاں ٹوٹ پڑینگے تو ہمارا ایک بال بھی بیکا نہ ہو سکیگا لیکن افسوس سدا گمان غلط نکلا کیونکہ لیڈی سمتھ میں جسقدر بڑا نقصان اٹھانا پڑا تمام جنگ ٹرانسوال میں ابتک کسی مقام پر ایسا سخت نقصان نہیں اوٹھایا تھا ہم کہتے ہیں کہ صرف سمجھ کا پھیر ہے ورنہ یہ کیا ممکن تھا کہ ایسے محفوظ مقام پر شکست اوٹھانا پڑے۔

بھاگ بھی گئے لڑائی بھی جاری ہے

ناظرین بھاگ جانیکی نسبت ہماری بہادر فوج کی طرف نہ کر بیٹھیے گا۔ سنئے دشمن بھاگ گئے اب یہ کہئے گا کہ دشمن بھاگ گئے تو لڑائی کسکے ساتھ ہو رہی ہے۔ یہ ٹائمز کے نامہ نگار سے دریافت فرمائیں کیونکہ وہ جوش میں آکر خبر کرتا ہے کہ رنسبرگ کے قریب جنگ ہوئی دونوں طرف توپیں چل رہی ہیں۔ ڈچ فوج کے مورچے بھی ہٹا سکے اونکی توپیں بند کر دی گئیں انہوں نے مقام بھی چھوڑ دیا بھاگ بھی گئے لیکن دونوں طرف توپیں بھی برابر

بارہ نومبر کو ستارے ٹوٹینگے

یہ تو کوئی نئی بات نہیں مگر بالیوں ہوا کا رخ دیکھکر کچھ ایسی ہی کہاوتیں ہیں کہ جسکا بیان نہیں کچھ نہیں تو اب یہی مشہور کر کہ بارہ نومبر کو ستارے ٹوٹینگے اور بہت کثرت سے۔ یہ سب سچ لیکن جنگ کا حاشیہ تو یہ چڑھایا گیا ہے کہ بہت نقصان ہوگا اب کہئے کہ اس سے زیادہ کیا نقصان ہوگا کہ دیسی غریب تین سال سے قحط کی تکلیف اوٹھا رہے ہیں ہزاروں سپاہی جنگ کے میدان میں کام آئے کروڑوں کا خرچ انگلستان کے ماتھے بیٹھا۔ بھلا اس سے زیادہ نقصان کیا ہو سکتا ہے۔

اب دھڑتے کی ہوگی

ہوا یہ ہوشیار! قیامت اب آیا ہی چاہتی ہے۔ حشر بپا ہونے میں اب کچھ دیر باقی نہیں۔ کہتے ہیں کہ پاشا عالی نے دوسرا لوفس بڑے دھڑتے کے ساتھ دو باہر ہماری برٹش گورنمنٹ چونکہ کانون تیل ڈالے پڑی ہے اسلئے اُنھوں نے اوپر کی سنا ہی کی پھر پڑی جاتی ہے کہ اندر رونی پڑے اچھی طرح کھلجا ہے لکھا ہے کہ:- تمنا یہ مصری اب تم کتنی سادی خوبے ہو یہ بات کیا یاد مصر کو تم نہیں مصری کی ذوی سمجھ لیا ہے کہ جھگڑے ہی چھیکے منہ میں کھلا کے پیٹ میں ڈال جانیکا ارادہ کر لیا۔ مگر یاد رہے کہ یہ مصری ہندوستانی چاشنی کی کہ ذرا منہ میں پہنچی اور مصکی ٹپکی۔ خدا گرم بھاپ لگی اور پگھلی۔ یہ بڑی کڑوی چاشنی ہے لو اب ذرا تم کان پھڑ پھڑا کے ہوشیار ہو جاؤ ایسا نہ ہو کہ پھر کان کھولنے پڑیں۔ پہلے پس کو تم بکر بھیو ہو۔ آجتک تم نے ہون ہان خون خان کچھ بھی نہ کی۔ ذرا سونے ہو ہو کر کھیلو پر گگی مرے۔ آخر کب تک۔ تمہیں معلوم نہیں کہ عبد دولت کی فوج مصری سرحد پر کب سے پڑی کھلبلا رہی ہیں کہ ذرا اور ہونے کا ہان ہوا اور ہم اپنے جوہر دکھانے شروع کر دیں۔ سادہ یہ بھی لوگ مشہور کرتے ہیں کہ حضور سلطان المعظم نے جوش میں آکر یہ بھی لکھ دیا ہے کہ بس ہم کچھ نہیں کہیں سُنیں گے۔ چھپنا ہے تو جب چکے سُننا تھا سُن چکے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر تمنے جواب نہ دیا تو پھر ہم ہی تم ہوا اور ہم ہوا اور جواب سوال کیسا۔ بس دو ہی تو باتیں ہیں۔ یا بھیسا کہ بھینسوں میں یا قصائی کے گھر سے۔ یا تو مصر سے ڈیرہ ڈنڈا اٹھا کر اپنی سواری بڑھاؤ۔ یا مرد میدان بنکر مقابلہ میں آجاؤ کہ دو دو ہاتھ ہوں اور چار چار ہوں۔ تلوار خود فیصلہ کر دیگی۔ خوب سمجھے کہ سلطنت عثمانیہ کو جوش چڑھ گیا ہے تو بس ڈگری کا ماشیا در حرفی اخبارات کی کثرت معلوم ہوتی ہے۔ حضور سلطان المعظم جیسے مدبر یہی ہی حال ہو سلطان میں۔ وہ بھی حیرت میں آگر نیت خود سلطان میں پھنسی ہوئی ہے۔ وہ ہر قسم بعد فراغت کیسے کرادیگی۔ اور ابھی آزاد میدان ہیں۔

اب آیا ہے اُڑنگے مین

بہنچی یونان چاروں شانے چت ہو جانیکے بعد بھی کبھی کبھی سینہ تان کر ڈنڈ پھلا کر ترکی سلطنت سے اینٹھ اکڑ تھے کہ ہم یہ بات نہیں مانتے ہو بات نہیں مانتے۔ تمہارا یہ انتظام خراب و انتظام خراب۔ تم ہمارے کام میں ہمارے ملکی معاملات میں پاؤں نہ اڑاؤ۔ غرض تنتنا ایک کسر نیچ نکالتا ہی رہتا تھا۔ جانتا تھا کہ روس پڑوس۔ چچا۔ ماموں۔ تایا۔ پھپھا میری ہاں میں ہاں ملانے کو موجود ہیں پھر ایسی کیوں ہتھیا ہارو کر جس نے کہ اپنی ترکی سلطنت کا بندہ اعلام ہی بھیج لگیں۔ جب آگر آئے تو پھر ہو کہ جس لوگ بھیر کر رستہ چلتی تو کیا ہوا ابلیں تو سلامت ہے۔ مگر ترکی سلطنت بھی بڑی بد صعب ہے اونہ وہ تب پہنچ کے داؤن پیچ کر بکھیر کا سائل نکال دیا۔ میاں یونان لنگڑی ہو کر رہ گئے۔ سلطنت یا مند کا چرخہ کیسے چلتی کی۔ خون خان۔ تُمہون ہوہان غرض سب مرے ہی رہ گئی۔ بالفعال نضا یہ نجزنجرہ چھلے کر دیگر کروس کی اکڑ فون کے پیچھے اڑنگے۔ حال میں جو سلطنت ترکی نے یونان سے عہد نامہ کیا ہوا ہے جب اس بحث شرائط کے اڑنگا ہارے ہیں گرادس کو شکنجے میں جکڑ دیا۔ یونانی ممالک میں جو ترکی سلطنت نے چند مقامات اڑنگے میں پھانس رکھے تھے اور جنگی کے ساتھ قبضہ جما لیا۔ پہلے تو یہ تھا کہ نام ترکی عملداری کا تھا مگر زیادہ تر حقوق دیوانی فوجداری کے یونان ہی کو حاصل تھا۔ اب یہ عہد ہوا ہے کہ عثمانی مقبوضات میں جو یونانی اور ترک کا جھگڑا ہو جائے تو اوسکا فیصلہ ترکی افسر ہی کرے گا۔ یونانی عملہ ذرا بھی چون و چرا نہ کرنے پائیگا۔ اور اگر یونانی رعایا میں سے کسی کی غیر سلطنت کی رعایا سے کھٹ پٹ ہو جائے تب بھی ترکی حاکم کو فیصلہ کا مجاز ہوگا۔ اور اگر کسی یونانی کے مکان کی خانہ تلاشی کی ضرورت پڑ گئی تو یونانی پولیس کو ساتھ لینے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ترکی پولیس باختیار خود سب کاروائی کرے گی۔ اور اگر کوئی یونانی خانہ تلاشی کے خوف ہی بھاگ جائے گا اور مکانکو مقفل کر جائیگا تو ترکی پولیس خود اوس کا قفل توڑ ڈالے گی۔ علاوہ اسکے یونانی سلطنت کا اگر کسی غیر سلطنت سے کچھ جھگڑا ہو جائیگا تو ترکی سلطنت ہی ثالث یا بخیر بنیگی دوا لوپہ کو کچھ لفظ [illegible]

اب کہان جائین گے

لوگ سمجھتے ہونگے کہ ٹرنسوال کی جنگ میں برٹش فوج کے بڑے بڑے جنرل کرنیل۔ لفٹنٹ۔ کپتان میجر۔ دشمنوں نے کھٹ کھٹ بارود کے شرارہ و فیس بھون کھائے۔ انگلستان اب بہادروں سے خالی ہی ہوگیا ہوگا۔ واہ۔ انگلستان اور بہادروں سے خالی اوسمیں تو ایک سے ایک بڑھکر بہادر شیر پڑا ہوا ہے۔ کوئی قدر دان چاہئے۔ وہاں کی سفیدی پس ٹھنڈی مٹی کی کڑاہت میں تو ہوا کرو۔ اندرونی حرارت تو نہیں ایسی جیسے شمسی بُرج کے باشندوں کی۔ ذرا ٹھنڈی ہوا لگی اور گر گئے۔ دیکھو نہیں کہ جنگ ٹرنسوال میں ہمارے برٹش افسروں نے کیسی کیسی بہادری دکھائی ہے۔ کیا کیا کٹ کے ڈٹے ہیں۔ فتح شکست تو خدا کے ہاتھ ہے۔ سارنگی بلا سے کٹ گئے پیزار سے گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں۔ وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے۔ دشمن بھی دل میں قائل ہو گئے کہ انگریز جوان بڑے مستقل مزاج ہیں۔ بڑی جان جوکھوں ہیں۔ کاٹی کاٹی بازو شل ہوگئے۔ پکڑنے پکڑتے ہاتھ دُکھ گئے۔ مگر یہ مقابلہ کرتے کرتے نہ تھکے۔ ڈٹے ہی جاتے ہیں۔ ابھی کیا ہوا ہے۔ ابھی تو دیکھنا کہ کیسے جنگجو میدان ہوتے ہیں۔ تم جانو ۱۹۔۲۰ کا حساب تو ہر شے میں قدر تا ہوتا ہے۔ پہلی کمپ چیف افسروں کی روانہ ہوئی تھی وہ نمبر سوم تھی اور دوسری نمبر دوم۔ اب اول نمبر کے افسروں کو جوش آیا ہے۔ اب تو بس ہمارے دشمنوں پر قیامت ہی ٹوٹ پڑیگی۔ چنانچہ سر [illegible] بلر بہادر ابن البہادر تمام برٹش افواج کے سردار جب دیکھا کہ ٹرانسوال والے تو چھپے رستم ہی نکلے اُنھوں نے وہ صفائی کے ہاتھ دکھائی کہ برٹش کیمپ میں بڑے بڑے افسر بھی الملک صفا صفا کا سبق پڑھنے لگے۔ یہ خیال آتے ہی اونکو جوش آگیا۔ ارد کرنٹ [illegible] لارنٹ کمر کا شی کس کسا اور ٹھ کھڑے ہوئے اور خود گورنمنٹ سے جا کر مانگی کہ بس اب تو میں ہی جاؤنگا تمام زمانہ میں شور مچ رہا ہے دیکھوں تو سہی کیسے بہادر ہیں۔ ایک مہینہ کے اندر اندر تمام دشمنوں کے پرخچے نہ اوڑا دئے ہوں تو نام بدل ڈالنا۔ یہ غور کیا بریٹش جنرل نے کہ اگر دیا برٹو بہادر نہ کہنا برٹش گورنمنٹ بھیجا کر اب [illegible]

معرکہ آرائی

نقابِ رخ سے اٹھائی ہو دیکھا بھالا رکھین گی کسکی جو اپنی اُتار رکھتی ہین

مسٹر تیغ بہادر۔ دل سے اور سے ہوئے تسلیم حضور کے ارشاد ہوں اگر قول بندہ مانیں تو گندی گلی کی موری میں تھوڑی سی ڈال دیجئے کیونکہ کال کا زمانہ ہے جاتے پھرتے ناک میں خوشبو پہونچکر کچھ تو سہارا ہو جائیگا۔ کیا سمجھ گئے قبلہ جب ادھار دے منہ کی نوک پر رکھیگا کوئی۔ ارے میاں خیر تو ہے آج تم کیوں بےطرح ٹھنک رہے۔ رات کے بارہ بجے غل غپاڑہ مچانے لگے۔ قبلہ خفا نہ ہوئیے سچ پوچھتے ہو تو سنو۔ اتر گئی۔ گئی خوب یک نہ شد دو شد۔ ایک بات کا فیصلہ تو ہوا ہی نہ تھا ایک اور چھچھوندر چھوڑ دی۔ جی حضرت ابھی تو دیکھئے کیسے پٹاخے چھوٹتے ہیں کیوں گھبرائیے مطلب میرے کہنے کا یہ ہے ابکی اتر گئی سعادت خان کی نہر۔ واہ کیا سمجھے ہو یہ بھی کوئی تعجب کی بات ہے دیکھتے نہیں کہ ابکی برسات میں دنیا پر مفلسی کا نشہ جنون کا وہ زور ہوا کہ آسمان پر بادل خان بھی مسک ہو گئے۔ لوگوں نے بہتیری ہائے توبہ مچائی دعائیں مانگیں موٹی توند والے مولویان گھاکر دھوپ میں لیٹے مگر ایک قطرہ نہ آیا۔ جنگل کی گھاس ہو کر ... جانور بھوک کے مرنے لگے ادھر غلہ کا نرخ گھٹتے گھٹتے کسی گندمی چہرہ نے رخسار کا تل بیچ دیا۔ ملی کے دانے بل کھا کھا کر بجلے کے گلیوں میں کسی کی ناک کا ستا معلوم ہونے لگے۔ ہرا باجرہ تر بوڑی والے ملوں نے جگہ کام میں لانے لگے۔ غرض یہانتک خاک اڑنے لگی عشاق حسرت نصیب مٹے ہنو نکلی مزار میں چھپ گئے آخر سیر کا آٹا او مفلس تماشبینوں کو کفن کا گھاٹا ہو گیا۔ یہانتک کہ اکے پھول والوں کی سیر بھی موقوف ہو گئی۔ بھلا پھر سعادت خان کی نہر کیوں نہ اتر جاتی خوفناک پہاڑوں میں شہر اللہ کے نونونے سو رہے جو کچھ کچھ رساؤ رہتا مگر وہ بات کچھ اور ہی ہے جو ہم کہہ رہے ہیں۔ ذرا آنکھیں پھاڑ کر سنو۔ قبلہ۔ بس ہی عقل رکھتے ہو۔ واہ واہ واہ۔ اتر گئی۔ پھر کیا آپکی دیگچی کی قلعی اتر گئی توبہ توبہ کیا کہہ گئے۔ حضرت اس مفلسی کے زمانہ میں کسکی دیگچی کسکا تغاریہ۔ قبلہ مٹی کی ہنڈیا تا کہ کبھی تھی اس میں بھی کتے منہ ڈال گیا۔ اس مٹکے ہے میں جو لپے پر تو ابھی رہ جائے تو یہ سمجھ لیجئے کہ آفتاب ٹھنڈا ہو کر اتر آیا۔ بچوں نے بھوک کے مارے آنکھیں بچا کر دست ... کہ چنے کھا لئے ہوکنی کو پھاڑ کر چار پائی کی چول میں ... ٹھوکی ہے تو چار و نا چار پائے القط ہو گئے تمام رات زمین پر پڑے پڑے کر کسی کی لجہ کا تختہ بنگئی۔ مگر کیا کیا جائے ہائے بھوک کے ہاتھ پاؤں میں دم نہ رہا۔ مٹی کے پیالہ میں پانی بھر کے منہ لگا پاکر ہاتھ سے چھوٹ گیا کیوں گیا سمجھے اسکا یہ مطلب ہے کہ زیادہ بھوک ہو تو بھوک بڑے بالکل گذارا کر وہ اناج تو ملتا ہی نہیں۔ حلال خور کی تنخواہ موقوف اگر کوٹھی کوٹھہ کر کچھ نتیجہ نکلتا تھا تو جورو جان نے پاخانہ کی یہ بھی پاٹ ... چلپا چوڑ کر دی۔ چلئے چھٹی ہوئی بقول شخصے مٹی کے ڈھیلوں سے گئے۔ آٹا گوندھنے کی کوٹھی میں پودے رہ گئے دن کے بچہ سے دھار مار دی۔ وہی مثل کہ مفلسی میں آٹا گیلا۔ دسترخوان پھاڑ کر سیانی میں پیوند لگا ہی چکے تھے بانس کی ٹوکری جس میں کبھی کبھی روٹی رکھی جاتی تھی میاں نے حقہ جلا کر حقہ پی لیا۔ پانی کے مٹکے زمین دوز ہو کر رہ گئے۔ لیجئے او استاد ناسخ کا یہ شعر پڑھ لیجئے ـــ عدو کو خوب پانی پیکے کوسو۔ رہے پیاسے بھر کے نوالے۔ ہائے کیا ... یا صاحب آپ جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں دیا سلائی کا بکس تو کون خریدے جب کبھی چراغ جلانا ہوا پڑوسی کے گھر میں سے نکالا لیا اور جلا لیا۔ ایک ہفتہ لڑکا گھر کی زمین صفا چٹ یہ بھی اچھا ہوا لڑکوں بیٹھنے کی عادت پڑی رہے کچھ کا کھاتے ننگے رہے کپڑے۔ یہ پہلے ہی گالتے ہو چکے تھے جورو جان کا ہاتھ لحاف کے کاٹنے میں جھلوا دیا کہتا ہے میاں کی کلائی غنقا کی بیٹ ہو گئی اب کہئے دیگچی کی قلعی کیوں نہ اترے آپ کو بھی ایسی ہی خبر سوجھتی ہے خواہ مخواہ کا مغز خالی کرانا۔ بھائی جانی چڑی لہو کی اتر گئی۔ اب سمجھے آپ کہ مستی اتر گئی۔ کچھ نہ پوچھے ارے میاں ہم کہہ رہے ہیں کہ کال کا زمانہ آیا روزگار غنقا کی بیٹ ہو رہا ہے آدمی کو آدمی کھائے جاتا ہے کوڑی کوڑی کو پوچھتا نہیں اور ہر رہا ہے شہر کے کرید بانکے لوگ۔ ایک آج پتنگ بازی ہو رہی ہے۔ کل کبھی کبوتر بازی کا ہاتھ لگا ہے پانچ پانچ سو ساتھ اڑا رہے ہیں۔ پرسوں کیا ہے کبڈی کے ہاتھ لگے ہوتے دیکھتے کہ ہر پالا ہوتا ہے۔ ہزاروں خلقت ہو کر چلی جاتی ہے گھر میں چاہے صفا یا لیوں نہ ہو مگر یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ کبڈی کی سیر نہ دیکھیں دریا پر جمعہ کے جمعہ کم سے کم پانچ ہزار آدمیوں کا ہجوم ہوتا ہے جہاں جمعہ آیا صبح ہوتے ہی پہلے دریا پر جانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں کپڑے بدلے جا رہے ہیں جامع مسجد جا رہے ہیں یہاں ابھی سرہی دہل رہا ہے یا دہلی کے گھر بیٹھے میں شام کو میں بیچ ہی سے جمنا کی طرف منہ اٹھا لیا کن ہے پرنالہ گھر سے ... فی آدمی ایک ڈبل پیسہ محصول بکرے ہا رہے ہیں پھر اکیا بھر رہی ہیں کوئی بھی خالی جاتا ہوگا جو ہا سے دریا دل شہر میں تانگے والوں کی کمیاں نہ پڑی رہتی ہوں۔ دن بھر مصیبت بھگت کر پانچ آنے کی مزدوری دو پیسے بچے و الیکو نظر گئے۔ ایک پیسہ حقہ الگ دو پیسے کے چنے چبا کر پیٹ کو سہارا دیا چار آنے دیکر شام تماشہ میں جا ڈٹے۔ رات کے دو بجے اپنا سا منہ لیے گھر میں ہو لے جا سے چار پڑے خدا خدا کر کے یہ آخر کہ لیجئے دنگل شروع ہو گیا (باقی آئندہ) فہم دہلی مسعود

دہلی کی خبر

حضور والا ویسرائے بہادر بالقابہ کی آمد آمد و معہ ویسٹرن صاحبہ رفتہ رفتہ گذرنے سے بدل گئی - خیر مقدم (ویلکم) پر سنتے ہیں کہ نواب صاحب کمشنر بہادر تک بیٹھا ہوا تھا کہ والیان و امرا و رؤسا کی نمایشی دھوم دھام دیکھنے کی بھی کوشش تھی کا سی کانوں میں بھر کر بے بہرون کو بہرہ کر دیتی ہی بیچ بیچ کے رئیس زرق برق زیبا کا جو بن تھی ان سب میں نواب صاحب بہادر رامپور کی خوش پوشاکی قابل دید تھی کان میں سچے موتی کا بندا عجیب خوشنما تھا جو کسی رئیس کو میسر تھا - آپکی پاس ہی دیکھ کر لوگ بڑھ چڑھ کر کہتے - بوڑھے - جوان - لڑکون نے خوشی کے شور کیسا تھ چیئرز دی یعنے تالی پیٹ دی - راہ میں نیلی پیلی جھنڈیان تھیں - بجلی سیون کو بے رونق کر رہی تھیں جھنڈیان والون کے گھر یہ نسبت گھنٹہ گھر دیکھا جب گھر کے زیادہ آرایش تھی - اور توران یعنے ڈوری میں آم کے پتے گتے ہوئے ایسے لٹکائے گئے تھے جیسے ہندو دولھن والیکے مکان پر برات آنیکے وقت لٹکائے جاتے ہیں - سیر اتوار کو سکندرہ صاحب کے گرجا گھر میں نماز ہوئی پانچ بجے شام کو جامع مسجد کی گذری سیرگاہ دیکھنے گئے یہان تو سیر ہوئی تو لال قلعہ کی ٹوٹی پھوٹی عمارت کا نقشہ دلچسپ عبرتا ملاحظہ کرنا پڑا - دوشنبہ یعنے پیر کے دن حضرت میر خواجہ صاحب کی لاٹھ - درگاہ - مقبرہ ہمایون - پرانا قلعہ سلطان جی کی خانقاہ کی طواف کیا گیا - سہ شنبہ کو حصار کیطرف تشریف فرما ہونگے - شاید ریاست جیند کا دورہ ہو - دو دن دہلی کے محرمون کی بھی ہر چرچا ہے - کچھ تو آگئے کچھ دہلی میں بیرونجات سے منتظر بلکہ مقبرہ منصور تک لگا ہوا ہے - دونون جگہ کے تار دیکھنے والے تمام دن جو عید سیگھ تیان کرینگے - شاید تیرہ میں بعد میں سب تین تیرہ ہو جائیں - اس بیہودہ خبر کے دیکھا ہوا تو بیچاری زنانون کے تو کیا مردانون سکے بھی ہوش سر

بجا نہیں رہے گرانی جو نشینون سے اتنا بہنے ہی سناہی کیا کیا قران کی خوشی سے چار راس والی زیادہ حصہ لینگے - یعنے راس - سنگھ راس - برچاپ راس - دہن راس - باقی خیریت ہے -

راقم فصیح دہلوی -

ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است

پچھلے دنون سے انگریزی اخبار امیر مطلب کے ایسے ہاتھ دہو کے پیچھے پڑے ہیں کہ آئے دن ایک ایک شرچہ چھوڑتے ہی رہتے ہیں - جب کچھ اور نسوجھی تو شروع سال میں یہہ ہی اوڑا دیا - کہ امیر صاحب کے دشمنون کا انتقال ہو گیا - مگر ہائے - جب معمہ کھلا اور اون کے منھہ پر جوتیان پڑنی شروع ہوئیں تو ایسی چپ سادھی کہ کان پر جون تک نہ رینگی گویا وہ بیچارے کچھ جانتے ہی نہیں - گذشتہ ماہ جون میں بھی ایک خبر اسی قسم کی شایع ہوئی کہ نصیب دشمنان امیر صاحب پر اون کے ایک ملازم نے بندوق کا فیر کیا مگر وہ بال بال بچگئے - اور گولی ہاتھ کے نیچے سے نکل گئی - اب جو سول اینڈ ملٹری کے جوش کا تھرمامیٹر گر گیا - تو دھر گھسیٹا کہ امیر صاحب کے صاحبزادون یعنے شاہزادہ حبیب اللہ خان صاحب (ولیعہد) و شاہزادہ نصر اللہ خانصاحب کے مابین سخت عداوت واقع ہو گئی ہے اور دونون کی فوجیں برابر فساد کر رہے ہیں - یہہ خبر نہایت لغو تھی - کیونکہ شاہزادہ نصر اللہ خان صاحب کے پاس کوئی فوج نہیں - حتی کہ اون کے باڈی گارڈون کی تعداد بھی پچاس سے کم ہے - پھر معلوم نصر اللہ خانصاحب نے اپنے پچاس آدمیون کی فوج سے ایک ولیعہد کے لشکر جرار کے مقابلہ کا ارادہ کس دل و گردہ سے کیا ہوگا - شاید ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نصر اللہ خانصاحب کی مدد کو آسمان سے فرشتے اوترے ہونگے - یا کوئی مشین (کل) ایسی مل گئی ہوگی کہ جس سے ان پچاس آدمیون میں ایک جرار لشکر کے مقابلہ کرنیکی قوت پیدا ہو جاتی ہوگی

اب ایجناب کا ریمارک یہی دونون شہزادون کی نسبت سُن لیجئے اور یہ ریمارک نہایت ہی صحیح ہے - حبیب اللہ خانصاحب ایک نہایت ہر دلعزیز و صلح کل ولیعہد ہیں اور اونکو اپنے چھوٹے عزیز بھائی کی خاطر ہر طرح عزیز ہے - انہیں خوبیون کے باعث اون کی تمام رعایا جھوٹے سے لگا کر بڑے تک اون پر جان نثار کرنے کو تیار ہے شہزادہ نصر اللہ خان صاحب کا تو کچھ پوچھنا ہی نہیں - وہ تو انسان صورت فرشتہ سیرت ہیں - اونکو دنیوی جھگڑون سے کچھ کام نہیں - ہر وقت اللہ سے دھیان ہے اور اپنے بڑے بھائی کا حکم ماننا سعادت دارین سمجھتے ہیں - بھائی تو بھائی وہ دشمن سے بھی عداوت نہیں رکھتے پھر بھلا معلوم سول اینڈ ملٹری نے عداوت کی کیسے دھر گھسیٹی - اچھا ہم سمجھے وہ مصداق چچا سعدی کے ہیں کہ ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیب است ہے دوستی کو عداوت سمجھے اور الٹا اوٹ پٹانگ بکا کر (جلا سنے) ہم متنبہ کرتے ہیں کہ آیندہ سے سول کو ایسے پوچ و لچر مضامین شایع کرکے جگ ہنسائی نکرنا چاہیے

راقم

آزاد رہو ہوں اور مرا مسلک ہے صلح کل
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

بقلم رستگو ع - ح - س - از جالون -

موتی چور کا لڈو

نہو گا دہر میں مجھسا کوئی بدنام سو سو کس
کہ مطلب بھاگتا ہے سنکے میرا نام سو سو کس

قسمت تو دیکھئے کہ ولایت جا کر بھی کلنک کا ٹیکہ نہیں چھوٹا - سول سروس کا نتیجہ نکل گیا - نتیجہ نہیں نکلا - تن سے روح نکلی نکلی ہم ہندوستانی پاس ہوئے ہیں - دو بنگالی - ایک مدراسی اور ایک پنجابی - بہاریون اور صوبجات متحدہ کی نام کو آگے موتی چور کا لڈو (صفر) ہے - لال بیچا

ہوئے ایسے گم ہائے ہوش و حواس
کہ با علم نتوان خدا را شناس

اجی حضرت بہلا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں یون کہیے کہ "بے علم نتوان خدا را شناس" ان صاحبوں ہی جانتے ہیں شیخ سعدی علیہ الرحمہ بہی فرماگئے ہیں لیکن کچھ نہیں معلوم - زمانہ معکوس ہوتا جاتا ہے اور دنیا کی الٹی چال میں ایسے مسلم الثبوت استاد کے قول کے برخلاف علمدار کہہ رہے ہیں - دیکہو تو انجمن العلماء کو جو [illegible] بے علم تعلیم کامل مجاز ہو ہیں اور دریردہ قوم کو [illegible] کرنے کی بنا رہے ہیں۔ ملک بنگالہ جو نیچری تہذیب سے ابتک کسیقدر محفوظ تہا لیجیے اوسکی بہی شامت آگئی اس سال [illegible] کے ایام میں نئی روشنی کے سبب [illegible] کے میدان میں دوڑینگے - بڑے بڑے جلسے ہونگے - ادہان خیالات [illegible] و نصیحت کرینگے کہ تہذیب ہو آزادی (بیباکی) اختیار کرو - آپنے بزرگون نے فیشن والون نے بعض کو جو ہر ایک کام میں پالیسی (فریب) فرنگی بیاہ و نیچری فرقہ کا عملی طریقہ ہے پیش نظر رکہو جو [illegible] کہانا ہندوں کا اور [illegible] مذہب [illegible] سب الٹا (معاذ اللہ معاذ اللہ) خدا کو [illegible] شفیع المذنبین شاہنشاہ دو جہان حضرت رسول الثقلین صلعم) پیغمبر صلعم کو محمد صاحب کہا کرو یہ کرو وہ کرو - [illegible] حاصل کرنیکے لیے جو چاہو طریقہ سیکہو چلن جو علم حاصل کرو - غرض کسیطرح ترقی کرو ترقی کرو [illegible] مہذب بنیں [illegible] تاہم انہیں [illegible] حاصل کرو - معاد کو ایسی ہی ضروری چیز سمجہتے ہو تو دیگر قوم کالج کا [illegible] وغیرہ وغیرہ - حضرات ناظرین یہ ہیں نئی تہذیب کے ثمر اور نیچری تعلیم کے نتیجے - ہم سوائے استغفار کے کیا کہیں کہ خدا ہی پاک [illegible] بجا ہم علم کو [illegible] تہذیب [illegible] علت وسیلہ نجات مایہ حیات باعث عزت موجب فرحت اور جائز کیا کیا تصور کرتے ہیں بلکہ سچے دلسے دعا کرتے ہیں کہ اہل علم کی قوم کو مفید علم سیکہنے کا شوق اور فلاح دارین حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین - ہان ساتھ ہی یہ بہی دعا ہے کہ ایسے علم سے خدا ہی بچائے جسکی تحصیل سے مذہبی خیالات بالکل ہی گم ہو جائیں تعلیم پاکر جاہلون سے بہی زیادہ گمراہ ہو جائیں

مولوی اور مسلمان کہلاتے ہیں اور مسلمان صورت نظر ہی [illegible] میں [illegible] یہ کہیں (نقل کفر کفر نباشد) محمد صاحب کے خطاب [illegible] خدا نے غلطی سے دیا انگریزون کو دینا چاہیے تہا" ([illegible] کروہ اولی اولی امور ذیل شخصون کو [illegible] دیتے ہیں) نعوذ باللہ من ہذا الہذیان حیف ہے کہ مسلمانونمیں بہی ایسے شخص او لقب سے [illegible] جو ایسا کہیں ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

اور سُنیے دوسرے صاحب جو مولوی اور سید کہلاتے ہیں بہت بڑے مہذب اور قوم کے لیڈر (رکن انجمن) شمار ہوتے ہیں [illegible] پہلوں نے مقدمات کا [illegible] دیکہہ رہے تہے انکی [illegible] کی تاریخ پر [illegible] معروف تہے جب احباب حسب قاعدہ عید ملنے گئے تو آپ الٹے فرماتے ہیں - آہا آج آپ لوگون کی عید کا دن ہے (کیا خوب ان آپکو کیا معلوم یوم العید کیا چیز ہے - کرسمس ڈے یا گڈ فرائیڈے ہو تو معلوم بہی ہو کہ خوشی کا دن ہے) اور سنیے تیسرے بزرگ جو حاجی صاحب کہلاتے ہیں - او بخانہ خدا کی [illegible] گردانے جاتے ہیں حضرات مذکورہ سے ہی بڑہ چڑہ کر بازی لیجانا چاہتے تہے یعنے فرزند دولت انگلشیہ بننے کے خیال پر بتاریخ ۱۰ اسی ماہ میں سالگرہ کے روز مولود الو کٹوریہ کرانا اور [illegible] الو کٹوریہ پڑہوانا چاہتے ہیں چونکہ انکی کارگذاری بغیر دیگر اشخاص کی تائید کے چل نہ سکتی تہی اور بغیر [illegible] وغیرہ اکٹہا کئے مطلب حاصل نہیں ہو سکتا تہا لہذا مسلمانون سے مشورہ کیا اور دو چار [illegible] ان میں ان [illegible] کے لیے آمادہ بہی کرلیا مگر [illegible] کہ مسلمانون نے بجائے تائید کے انحراف کیا اور کہا کہ مسجد میں ایسا ہونا ہرگز مناسب نہیں - ہان اگر ٹون ہال یا باغ وغیرہ میں کوئنس برتہ ڈے (سالگرہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند) کی خوشی منائی جائے تو ہم سراپا حاضر ہیں (اگر ایسا ہوتا ہی کیون تہا کیونکہ غرض [illegible] ہوتے تہے) بیچارے کف افسوس ملکر رہگئے اور شرمندگی مٹانے کے لیے اخبار والون کو کچہ دے دلاکر چہپوا دیا کہ مولود پڑہا گیا۔ (پڑہا تو کیا گیا ہوگا - مولود ہو گیا ہوگا) اور بہی صدہا لوگون کی قول و فعل ایسے ہی ہیں جنکے رویہ دیکہہ سنکر یہی کہنا پڑتا ہے۔ "مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب" حیف صد حیف یہ ہی مسلمان ہیں اور [illegible] قوم کی رہبری کا دعوا ہے مگر [illegible]

[illegible] تمام خواہد شد [illegible] عوام الناس جبکہ پیشواؤن اور رہنماؤن کے یہ طرز و طریقے دیکہیں گے تو پہر فرمائیے جہالت کیونکر [illegible] پاسکیں گے (اللہم احفظنا من شرور [illegible]) آن خویشتن گم است کرا رہبری کند - ہان یہ کچہ ضرور نہیں کہ سبہی ایک حال کے ہوں - مشہور ہے [illegible] میں [illegible] اور بدون میں نیک بہی ضرور ہوا کرتے ہیں - احباب ہم اجلاس کلکتہ کے منتظر ہیں اور اشتیاق سے [illegible] کہتے ہیں لیکن دیکہیے وقت موعود پر کلکتہ میں موجود ہوں گے اور جائے مخصوص (جلسہ) میں پہنچ سکیں گے یا نہیں - لہذا پبلک کی اسطرف متوجہ کرتے ہیں اور نیک صلاح بتاتے ہیں کہ نیک کام میں ضرور بالضرور شریک ہونیکی کوشش کریں - اور حتی الوسع متفق ہوکر مدد دین - نیز قوم کے سربرآوردہ اشخاص کو بہی توجہ دلاتے ہیں کہ ملک و قوم کیجانب پر غور کرکے کہ بیچارہ کن کن آفتون میں گہرے ہوئے ہیں اور [illegible] ہوکر کن کن مصیبتون کا سامنا جہیل رہے ہیں لہذا [illegible] ہے کہ جہان تک جسطرح ہو سکے [illegible] اور [illegible] قوم کی اصلاح کریں تاکہ مسلمانون کیجانب [illegible] - اور جو [illegible] کسی طرح بہی اعانت نہیں کرسکتے وہ صدق دل سے حلال مشکلات قاضی الحاجات کے روبرو گڑگڑا دیں اور عجز و الحاح سے التجا کریں کہ آفات ارضی و بلیات سماوی سے ہماری قوم کو نجات [illegible] وما علینا الا البلاغ

[illegible]

خیر خواہ کل [illegible]

دیکہیں تو مردانگی

واہ جناب راجہ صاحب واہ این کار از تو آید و مردان چنین کنند ہمارے کوچ بہار کے راجہ صاحب سے اس [illegible] کی نیکیان نہیں دیکہی گئیں جی میں ٹہان لیا کہ ہمارے [illegible] کر مارے یا مر جائیے وفاداری کے جوش میں جہٹ گورنمنٹ ہند سے درخواست کر ہی دی کہ مجہے بہی اس جنگ میں شرکت کی اجازت دیجائے - اندہا کیا چاہے دو آنکہیں - گورنمنٹ کیون نہ منظور کرتی [illegible] زمین پر بہی [illegible] شوق [illegible]

[illegible]

۱۷ اکتوبر کو علی الصباح ڈچ فوج نے لیڈی سمتھ پر گولہ باری شروع کی مگر برٹش توپ خانے اس زور شور سے جواب دیا کہ تھوڑی ہی دیر میں وہ دم بخود ہو گئے مخالفین نے اوس طرف بڑا بھاری مورچہ قائم کیا تو برٹش فوج کے بائیں طرف زور باندھا (بارہ ہے وو)

جنرل وائٹ ۳۱ اکتوبر کو رپورٹ کرتے ہیں کہ آج لیڈی سمتھ کے پاس برٹش اور ڈچ فوج کی خوب مقابلہ ہوا دشمنوں کی فوج زیادہ تھی اور توپیں بھی بہ افراط۔ مگر ہماری فوج نے ایسی پھرتی دکھائی کہ اونکے اوسان بخطا کر دئے۔ لڑائی تین گھنٹے تک بڑی گرما گرمی کے ساتھ ہوئی۔ ہمارا نقصان صرف ۱۰۰ سپاہیوں کا ہوا بس اسی میں مقتول اور اسی میں مجروح اور دشمنوں کا نقصان بہت زیادہ ہوا (کچھ نہیں)

ہماری فوج نے اوس مقام پر زیادہ زور دیا تھا کہ جہاں دشمن گولہ باری بہت آسانی سے کر سکتے تھے دشمنوں نے بہ مقابلہ تو بڑے استحکام کے ساتھ کیا مگر برٹش فوج نے بھی ایسے دھڑلے سے گولہ باری کی اور ایسے تاک تاک کے نشانہ اوڑائے کہ اونکو کئی میل تک پیچھے ہٹنا پڑا۔ ہماری فوج نے تعاقب مناسب نہ سمجھا بلکہ جھٹ پٹ اپنے کیمپ میں آ گئی۔

سہ شنبہ کی شب کو آئرش فوسلیرز اور گلوسٹر رجمنٹ اور ایک ماونٹن بیٹری اس غرض سے آگے بھیجی گئی تھی کہ دشمنوں کی فوج کا پتہ لگائیں مگر اونکا پتہ لگانا تو درکنار خود بے پتہ ہو گئی یہاں ہم اس انتظار میں ہیں کہ وہ پلٹ کر آئیں تو دشمنوں پر حملہ کرنیکی فکر کیجائے۔ (تینوں پلٹنیں پرٹوریا تو نہیں پہونچ گئیں)

دوشنبہ کو جو لیڈی سمتھ پر جنگ ہوئی اوس میں ہے شکست تو دشمنوں ہی کو دی اور نقصان بھی ہے اونہیں کا زیادہ لیکن اتفاق سے ہمارا نقصان بھی خود بخود ایسا ہو گیا کہ جس سے ہمکو بڑی تشویش لاحق ہو گئی۔ رانکو جو ہاد ہم توپوں کی آوازیں ہوئیں تو چند خالی توپیں جو خچروں پر چڑھی ہوئی تھیں خوفناک آوازوں نے وہ خچر بھاگ گئے۔ بڑا افسوس تو اسکا ہے کہ توپیں بھی گھسیٹ لیگئے۔ (حملہ کرنے گئے ہونگے)

دشمنوں کے مقاموں اور تعداد کا حال دریافت کرنیکے لئے کئی بلون اوڑائے گئے وہ لیڈی سمتھ کے شمالی حصہ کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں اور تمام مورچے مضبوط کر لئے ہیں اور اونکے گرد کھائیاں کھود رہے ہیں انکی تعداد ۱۶۰۰۰ سے ۲۰۰۰۰ تک ہے

لیڈی سمتھ کے قریب دشمنوں نے ہمارے ۱۵۰ خچر مع سامان رسد گرفتار کر لئے۔

جرمنی رائل ڈراگونس رجمنٹ میدان جنگ میں خوب کرتب دکھا رہی ہے شہنشاہ جرمن نے اوس کی کارگزاری سے خوش ہو کر مبارکبادی کا تار بھیجا ہے اور سلامتی کی دعا کی ہے

پیر کے روز بے اطلاع دشمنوں نے ہماری فوج پر گولہ باری کی ہم نے بھی جھٹ پٹ سنبھلکے مقابلہ شروع کیا دونوں طرف سے گولہ باری کا زور شور رہا آخر ہماری فوج جیت میں رہی (صد شکر)

معلوم ہوا ہے کہ ۱۰ نومبر تک بلکہ اس سے پیشتر ہی ۶ رسدی جہاز میدان جنگ کی طرف روانہ کئے جائینگے۔

چہار شنبہ کے روز لیڈی سمتھ میں پھر جنگ ہوئی مگر تفصیل معلوم نہ ہوئی۔

امراوتی میں لیب کردہ لال نامی ایک شخص پٹاخے بنا رہا تھا اتنے میں کسی نے اوسکے پٹاخے کی ٹوکری اوٹھا کر زمین پر دے ماری جس سے بارود جل اوٹھا اور پٹاخہ ساز معہ ملازم و دو لڑکوں کے بھسم ہو گیا اور سب کے سب تھوڑی ہی دیر میں مر گئے۔ اس کے علاوہ اوسکی بیوی اور بہو بھی بُری طرح جلیں جو ہاسپٹل میں زیر علاج ہیں

گذشتہ پنجشنبہ کو شملہ کے بازار بارود خانے کی دوکان میں آگ لگی بہت جلد بجھا دی گئی۔ ورنہ سارے بازار کی خیر نہ تھی۔

۲۷ اکتوبر کی شب کو بڑودہ ریلوے کے گودام میں ایک تاجر کے بلٹی سے ۲۹ سیر افیون چوری کرنے کے جرم میں ریلوے کانسٹبل دوارکا پرشاد نے کرشن سیر نامی ایک رجپوت سپاہی کو معہ مال مسروقہ گرفتار کر کے چالان عدالت کر دیا۔

ریاست دھرمپور (سورت) کی جیل سے کیسر خوشال نامی ایک شخص بھاگ گیا تھا جو حال میں قلعہ کے باہر ۴-۵ شخص کے چوری کر رہا تھا جسکی گرفتاری کی کوشش ہو رہی ہے اہنی گرفتار ہو چکے ہیں تحقیقات جاری ہے۔

طاعونی شکار

تاریخ	نئے بیمار ہوئے	انتقال ہوا	زیر علاج مریض
۲۹ اکتوبر	۱۹	۱۶	۱۰۹
۳۰ "	۲۹	۲۱	۱۱۲
۳۱ "	۲۹	۱۲	۱۰۵
یکم نومبر	۱۵	۲۱	۱۰۸
۲ "	۱۴	۱۰	۱۰۵
۳ "	۱۶	۱۱	۹۸
۴ "	۱۴	۶	۱۰۹

مطبع محمدی واقع ممبئی بھنڈی بازار میں حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و اڈیٹر کے اہتمام سے چھپ کر شائع ہوا